© rasailojaraid.com

غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

تھک ہار کے بیٹھے ہیں جو چپ سادھ کے سارے
اس عرصۂ محشر میں کوئی کس کو پکارے

مقتل میں کھڑا ہوں میں ہتھیلی پہ رکھے سر
بندھن سبھی توڑے ہیں سبھی چھوڑے سہارے

ساحل پہ کھڑے لوگ بھی محفوظ کہاں ہیں
طوفان وہ آتا ہے کہ ڈوبیں گے کنارے

بستی میں نہیں کوئی بھی شبلی کا مقلد
پتھر نہیں منصور کو اک پھول ہی مارے

میں سر میں لیے شوق کا سودا جو کھڑا ہوں
ہیں سنگ بدستوں کے میری سمت اشارے

کوئی ایک تو ایسا ہو کہ ظلمت سے نکالے
انسان کو انسان کی سولی سے اُتارے

خالدؔ میں کہوں کیا کہ ہوئی تنگ زمیں اب
ہر شخص ہے سہما ہوا اب خوف کے مارے

© rasailojaraid.com